Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم :- سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

فی پرچہ ۱/-

۱۴ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۰ | ۴ نبوت ۱۳۳۱ ہش - ۴ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵۸

جنرل نجیب تمام عرب ممالک کا وفاق بنانے کی سکیم تیار کر رہے ہیں

اس وفاق کے تحت ایک سپریم کونسل مشترکہ خارجہ پالیسی کی نگرانی کرے گی

قاہرہ ۳ نومبر - اکثر مصری اخباروں میں خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب آج کل تمام عرب ملکوں کا وفاق بنانے کی سکیم تیار کر رہے ہیں۔ اس وفاق کو عرب یونین کا نام دیا جائے گا۔ اس کے تحت ایک سپریم کونسل بنائی جائے گی۔ جو ان تمام ملکوں کے لئے مشترکہ خارجہ پالیسی وضع کرنے کے علاوہ اس پر عملدرآمد کی نگرانی کرے گی۔ — نیز اطلاع ملی ہے کہ بدھ کے روز عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے پر تمام ممبر ممالک رضامند ہو گئے ہیں۔ اس اجلاس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ مغربی جرمنی کی حکومت نے اسرائیل کو تاوان ادا کرنے کے بارے میں اس سے جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق عرب ملکوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

یہ اجلاس حکومت مصر کی تجویز پر طلب کیا گیا ہے۔ اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ مصری وفد مغربی جرمنی سے اقتصادی تعلقات منقطع کرنے کی تجویز پیش کرے گا۔ ممکن ہے کہ سیاسی تعلقات منقطع کرنے پر بھی غور کیا جائے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ نومبر - (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ٹانگ میں درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳ نومبر - مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا ٹمپریچر ۱۰۳ سے ۹۹ تک آ گیا ہے۔ مگر کھانسی کی شدت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

خرطوم ۳ نومبر - سوڈان کی پانچ سیاسی جماعتوں نے جو سوڈان اور مصر کے اتحاد کی حامی ہیں۔ اپنے آپ کو ایک ہی پارٹی میں مدغم کر لیا ہے۔ اس نئی پارٹی کا نام نیشنلسٹ یونین

راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں وکیل صفائی کی بحث ختم ہو گئی

حیدرآباد (سندھ) ۳ نومبر - راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں جس کی سماعت قریباً ڈیڑھ سال سے ایک خاص عدالت کر رہی تھی۔ آج وکیل صفائی کی بحث ختم ہو گئی ہے۔ بحث سننے کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔

یاد رہے۔ اس سازش کا قوم کو سب سے پہلے اس وقت علم ہوا تھا۔ جب سابق وزیر اعظم خان لیاقت علی خان مرحوم نے علم ہونے پر ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو ایک خاص بیان کے ذریعہ اس کا انکشاف کیا۔ ماخوذین کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک خاص عدالت کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کی منظوری کے لئے پیرزادہ عبد الستار نے ۳ اپریل ۱۹۵۱ء کو مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۱ء کو خاص عدالت کے قیام اور اس کے ججوں کے ناموں کا اعلان ہوا۔ اور عدالت نے ۱۵ جون ۱۹۵۱ء سے حیدرآباد سندھ میں مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع کی۔

جنوبی افریقہ میں نسلی فسادات روکنے کیلئے پولیس کو گولی چلانے کا حکم دے دیا گیا

جوہنسبرگ ۳ نومبر - جنوبی افریقہ میں پولیس کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر نسلی فسادات کے سلسلے میں حالات خراب صورت اختیار کریں۔ تو وہ سخت قدم اٹھائے اور اگر ضرورت پڑے تو گولی چلانے سے بھی دریغ نہ کرے۔ آج جوہنسبرگ کے وزیر انصاف نے حکومت کے اس فیصلے کا اعلان کیا۔ ادھر اطلاع ملی ہے۔ کہ کل رات پورٹ الزبتھ میں غیر یورپی باشندوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ہڑتال کرنے کا منصوبہ منظور کیا گیا۔ ہڑتال کے دوران میں دعائیں مانگی جائیں گی۔ اور روزے بھی رکھے جائیں گے۔ ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ حکومت غیر یورپی باشندوں کے عام جلسوں پر سے پابندی نہ ہٹا لے۔

دمشق میں شارع پاکستان

دمشق (بذریعہ ڈاک) حال ہی میں دمشق کے مرکزی حصہ میں ایک خوبصورت سڑک کا نام "شارع پاکستان" رکھا گیا ہے۔ یہ سڑک "شہداء" سے شروع ہوتی ہے۔ جو سلیمانی سٹریٹ پر واقع ہے۔ اور کرنل ادیب شیشکلی کے مکان کے قریب مرکزی فوارہ کے چوراہے پر ختم ہوتی ہے۔ شارع پاکستان پر درختوں کی دو رویہ خوبصورت قطاریں ہیں۔ اور اس پر بہت سی اہم عمارتیں واقع ہیں۔ جن میں فوجی عدالت بھی شامل ہے۔

ترکی کے وزیر دفاع مستعفی ہو گئے

انقرہ ۳ نومبر - ترکی کے وزیر دفاع مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس امر کا علم نہیں ہو سکا۔ کہ انہوں نے استعفیٰ کس بناء پر دیا ہے۔ ان کے مستعفی ہو جانے کے بعد کابینہ میں اور کئی تبدیلیوں کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

لیبر پارٹی کی ڈپٹی لیڈر شپ کے لئے مسٹر موریسن اور مسٹر بیون میں مقابلہ

لندن ۳ نومبر - انگلستان میں مسٹر بیون لیبر پارٹی کی قیادت حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ پارٹی کے ترجمان اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر بیون نے دائیں بازو کے مشہور کارکن مسٹر ہربرٹ موریسن کو ڈپٹی لیڈر شپ کے لئے چیلنج کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ مسٹر موریسن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسٹر اٹیلی پارٹی کی قیادت سے سبکدوش ہو گئے۔ تو ان کی جگہ ان کو ہی لیڈر مقرر کیا جائے گا۔ ڈپٹی لیڈر کا انتخاب پارٹی کے ۲۹۰ ممبر کل ایک جلسہ میں کریں گے۔ ڈیلی ہیرلڈ کے سیاسی نامہ نگار نے یہ خبر دیتے ہوئے ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ مسٹر موریسن کے مقابلہ میں مسٹر بیون کی شکست یقینی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) "وللصابرین یوسّع اللہ رحمۃً
ویفتح ابواب الجدیٰ ویقرّبُ

(۲) رئیناہ من نور النبیّ المصطفیٰ
ولولاہ ما تبنا ولا نتقرّب

ترجمہ (۱) صابروں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے رحم کو وسیع کرتا ہے۔ اور دروازے عطا کھولتا اور قرب بخشتا ہے۔

(۲) ہم نے اسے نور نبی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دیکھا ہے۔ اور اگر نور نبی نہ ہوتا تو ہم یہ قرب حاصل نہ کر سکتے۔" (کرامات الصادقین)

تھل کے علاقہ میں زمین کی خرید و فروخت پر سے جملہ پابندیاں اٹھالی گئیں

حکومت پنجاب نے تھل کے علاقے میں زمین کی فروخت پر سے جملہ پابندیاں اٹھا دی ہیں۔ یہ حکومت پنجاب کے ایک اعلان کے ذریعہ ممکن العمل بنایا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ان تمام افراد کو جو صوبے میں زمینوں پر بحیثیت مالکان یا مزارعین قابض ہوں۔ یا سکونت رکھتے ہوں۔ پنجاب ایکٹ انتقال اراضی مجریہ ۱۹۰۰ء کے مقاصد کے لئے زراعتی قبیلوں کا ایک گروہ تصور کیا جائے۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا آخری اجلاس

کراچی ۳ نومبر - آج یہاں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس میں کمیٹی کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں کے علاوہ الحاج خواجہ ناظم الدین۔ پیرزادہ عبد الستار خان عبد القیوم خاں مسٹر نور الامین۔ سردار عبد الرب نشتر ڈاکٹر محمود حسین۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سر لشین حیدر چٹوپادھیا اور عبد اللہ الباقی بھی شریک ہوئے۔ اجلاس کل پھر ہوگا۔

امریکہ میں صدارتی انتخاب آج ہوگا

واشنگٹن ۳ نومبر - امریکہ کے لوگ اپنا نیا صدر کل منتخب کریں گے۔ اس انتخاب میں اندازاً ساڑھے پانچ یا چھ کروڑ باشندے خفیہ ووٹ ڈالیں گے۔ غیر سرکاری طور پر نتیجہ کل رات یا پرسوں صبح تک معلوم ہو جائیگا۔ امریکہ میں یہ ضروری نہیں۔ کہ جسے زیادہ ووٹ ملیں۔ وہ منتخب بھی ہو جائے۔ ۴۸ ریاستوں میں سے پہلے ۵۳۱ انتخابی ووٹر منتخب ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ ۵۳۱ صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان میں سے کامیاب ہونے کے لئے ۲۶۶ ووٹوں کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انتخابی دوڑ میں ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار مسٹر سٹیونسن اپنے مخالف

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی-اے-ایل-ایل-بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہمارے مخالف وطن کے خیرخواہ نہیں اس لئے تم پہلے سے بھی بڑھ کر ملک کی بے لوث خدمت کرنے پر کمربستہ ہو جاؤ

جس چیز کے لئے سچی محبت ہوتی ہے۔ اسے خطرے میں دیکھ کر قربانی کا جذبہ تیز ہو جایا کرتا ہے

ہر کام میں دوسروں سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ خدمت خلق کرو۔ ذکر الٰہی اور محاسبۂ نفس کیلئے مراقبہ کرنے کی عادت ڈالو

خدام الاحمدیہ کے بارھویں سالانہ اجتماع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی نوجوانوں سے خطاب

(مرتبہ:۔ خورشید احمد)

ربوہ ۔ یکم نومبر۔ آج دو بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے خدام سے خطاب فرمایا۔ تقریر سے قبل حضور انور نے اجتماع کے موقعہ پر مختلف مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو اپنے دست مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو شامی طالب علم سلیم جابی صاحب نے کی۔

اجتماع کے متعلق بعض ہدایات

تقریر کے آغاز میں حضور نے تقسیم انعامات اور انتظام اجتماع سے تعلق رکھنے والے بعض نقائص کی طرف کارکنوں کو اور خدام کو توجہ دلائی۔ اس ضمن میں حضور نے جو ہدایات ارشاد فرمائیں، وہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) جو خادم انعام لینے آئے وہ پہلے السلام علیکم کہے۔ انعام دائیں ہاتھ سے لے۔ اور پھر اسے بائیں ہاتھ میں تھام کر مصافحہ کرے۔ انعام لے کر جزاکم اللہ احسن الجزاء کہے۔ اس موقعہ پر حاضرین مجلس کو بھی انعامات تقسیم کرنے والے کی اتباع میں بارک اللہ لک کہنا چاہیئے۔

(۲) فرمایا میری تقریر کے وقت اطفال کو بھی یہاں لانا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے شور سے تقریر میں مخل نہ ہوں۔ اور ان کے کانوں میں بھی نیکی کی باتیں پڑتی رہیں۔

(۳) مرکزی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے احکام کی تعمیل کرانے کے لئے مختلف مقامات پر والنٹیئرز متعین کریں اور خدام کا فرض ہے کہ جونہی وہ کوئی حکم سنیں فوراً اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق اس کی تعمیل شروع کر دیں۔ اس روح کے بغیر کبھی بھی نظم وضبط کا حقیقی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔

(۴) خدام کو اپنے اپنے مقامات پر اے آر پی کی ٹریننگ لینی چاہیئے۔ اور حکومت کی طرف مقرر کردہ لوکل انتظامات میں حصہ لینا چاہیئے۔

اپنے ملک اور اپنی قومی حکومت کو مضبوط کرنے کی کوشش کرو

ان ہدایات کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں ایک اور نہایت ضروری بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً یاد رہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حب الوطن من الایمان۔ اس ارشاد نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی بھی اسلام کا ایک حصہ ہے۔ ایمان بڑی اہم چیز ہے اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وطن کی محبت بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک اہم چیز ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے نوجوانوں میں حب الوطنی کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کے عملی ثبوت کے طور پر انہیں اپنی قومی حکومت کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قومی حکومت کو مضبوط کرنے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ تم خواہ حکومت کے ملازم ہو یا کوئی اور کام کرتے ہو بہر حال دوسروں سے زیادہ محنت اور سنجیدگی سے اپنے فرائض کو سرانجام دو۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ چند مقررہ گھنٹے کام کر کے ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اصل کام وہ ہے۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ بھی نکلے۔ اگر نہیں نکلتا تو تم سمجھ لو کہ تمہارے کام میں کوئی نقص رہ گیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ نتیجہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر اس فقرہ کا جو مفہوم لیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ کا تو یہ قانون ہے کہ وہ صحیح طور پر محنت کرنے کا ضرور صحیح نتیجہ نکالتا ہے۔ پس اگر صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو تم کیوں اسے خدا کی طرف منسوب کرتے ہو۔ اور کیوں نہیں اسے اپنی کسی غلطی کا نتیجہ قرار دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب یہ وہم ہو جائے کہ میں تو کام ٹھیک کرتا ہوں مگر خدا غلط نتیجہ نکال دیتا ہے۔ تو پھر انسان اپنی اصلاح سے غافل ہو جاتا ہے۔

تمہارا مطمح نظر کیا ہونا چاہیئے

فرمایا اپنے ملک کی سچی خدمت کرنے کی راہ میں اس امر کو کبھی روک نہ بناؤ۔ کہ ہماری مخالفت بہت ہوتی ہے۔ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا کر ہماری مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں اور دوسری طرف ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ہی ملک کے حقیقی خیرخواہ اور وفادار ہیں تو خود اندازہ لگاؤ کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں ہمیں ملک کی خدمت میں کمزور ہو جانا چاہیئے۔ یا پہلے سے بھی بڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جس چیز کے لئے سچی محبت اور ہمدردی ہوتی ہے۔ اسے خطرے میں دیکھ کر تو قربانی کا جذبہ تیز ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ کم۔ پس اگر تم ملک کے سچے خیرخواہ ہو۔ اور تمہاری مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں تو تم پہلے سے بھی بڑھ کر ملک کی خدمت پر کمربستہ ہو جاؤ۔ تا دشمن ہمارے ملک کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ تم اگر حکومت کے ملازم ہو تو حکومت کا کام پوری محنت عقل اور دیانت داری سے کرو۔ اگر کوئی اور کاروبار کرتے ہو۔ تو اسے محنت سے سرانجام دو۔ اگر سلسلے کا کام کرتے ہو تو اسے محنت اور دیانت داری سے کرو۔ غرض اگر تم واقعہ میں ملک کے وفادار اور خیرخواہ ہو۔ تو ہر کام اسی جذبہ سے کرو۔ اور اپنا یہ مطمح نظر بنا لو کہ تم نے کسی بھی شعبے اور کام میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا۔ بلکہ آگے ہی بڑھنا ہے۔ کیونکہ اس میں ملک کا بھی فائدہ ہے۔ اور دین کا بھی۔ جب تک ہر احمدی ڈاکٹر۔ وکیل۔ تاجر۔ کلرک۔ زمیندار اور مزدور اپنے اپنے شعبہ میں اپنا یہ مطمح نظر نہیں بنا تا اس وقت تک ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اپنا قومی فرض ادا کر رہا ہے۔

خدمت خلق

حضور نے خدمت خلق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس کے مختلف طریق بیان فرمائے۔ مثلاً سٹیشنوں پر مسافروں کی خدمت۔ جلسوں کے موقعہ پر انتظام۔ دیہات میں جا کر جہاں طبی امداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ چھوٹی چھوٹی اور معمولی بیماریوں کا علاج وغیرہ

حضور نے فرمایا اس وقت تک خدام نے خدمت خلق کے شعبے میں کوئی قابل ذکر اور نمایاں کام نہیں کیا۔ حالانکہ تمہیں چاہیئے۔ کہ تم اپنے افادے کو خلق خدا کی سچی اور بے لوث خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ وسیع کرو۔

ذکر الٰہی اور مراقبہ

آخر میں حضور نے نصیحت فرمائی، کہ تمہیں ہر روز کچھ وقت خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی یا مراقبے کے لئے خرچ کرنے کی عادت بھی ڈالنی چاہیئے ذکر الٰہی کا مطلب یہ ہے۔ کہ علاوہ نمازوں وغیرہ کے روزانہ تھوڑا سا وقت (خواہ وہ ابتداء میں پانچ منٹ ہی ہو) اپنے لئے مقرر کر لیا جائے جبکہ تنہائی میں خاموش بیٹھ کر تسبیح و تحمید کی جائے۔ مثلاً سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور اسی طرح دیگر صفات الٰہیہ کا ورد کیا جائے۔ اور ان پر غور کیا جائے۔

مراقبے کے یہ معنے ہیں کہ روزانہ کچھ دیر خلوت میں بیٹھ کر انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ اس سے کون کونسی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۴ نومبر ۵۲ء

مدیر "زمیندار" کی اپنے جدِ امجد پر تہمت طرازی

"الفضل" میں منشی سراج الدین مرحوم بانی زمیندار والد محترم جناب مولوی ظفر علی خان کے اقوال جن میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق شہادت حق ادا کی ہے شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کے بھی کئی ایک حوالے جن میں آپ نے احمدیت کی خدمات اسلام کے متعلق گاہ بگاہ تصدیق فرمائی ہے شائع ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اُن کی ایک تقریر جو انہوں نے مسجد خیر دین امرتسر میں فرمائی تھی۔ جس میں احراری دشنام گوؤں کے مقابلہ میں انہوں نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام کا نہایت زوردار الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کئی بار اسی غرض سے شائع کی جا چکی ہے کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ مولوی ظفر علی خان صاحب حقیقت میں تو احمدیت کی خدمات اسلام کے دل سے معترف ہیں۔ اور احمدی مسلمانوں کو پکا مسلمان مبلغ قرآن و سنت تسلیم کرتے ہیں۔ مگر محض دنیا کی خاطر اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں نظم و نثر میں لکھا ہے۔ بلکہ اکثر دفعہ اخلاق سے بالکل مبرا ہو کر لکھا ہے۔ مگر الٰہی تصرف سے وہ اکثر احمدیت کی تعریف کرنے پر بھی مجبور ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک دشمن عنید کی تعریف صحیح تعریف ہوتی ہے۔

اس تقریر کے دوران میں جب ایک احراری نے مولانا سے پوچھا کہ کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ مرزا محمود (ایدہ اللہ تعالےٰ) نے اسلام کی خدمات کی ہیں۔ تو مولوی ظفر علی خان نے ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ فرمایا

ہاں میں تصدیق کرتا ہوں

ہاں میں تصدیق کرتا ہوں

ہاں میں تصدیق کرتا ہوں

میاں اختر علی خان نے آج انہی احراریوں سے گٹھ جوڑ کیا ہوا ہے۔ جنہوں نے آپ کے والد ماجد کو نشانۂ سب وشتم بنایا۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں یہ ان کا کام ہے۔ وہ جانیں۔ ہم جو کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کے والد محترم نے اس تقریر میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمات اسلام کا نہایت زوردار الفاظ میں اعتراف فرمایا ہے۔ سوال ہے کہ کیا آپ کے والد محترم نے مسجد خیر دین امرتسر میں کھڑے ہو کر یہ —

سچ کہا تھا یا جھوٹ کہا تھا

اگر انہوں نے خانۂ خدا میں کھڑے ہو کر جھوٹ کہا تھا۔ تو کیا آپ احراریوں کی کانفرنسوں میں جن کا صدر وہ آپ کو بناتے ہیں کھڑے ہو کر دلیری سے بیان دینے کے لئے تیار ہیں کہ آپ کے والد محترم نے یہ سب کچھ زمانہ سازی کے لئے جھوٹ کہا تھا۔ اور اگر آپ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ آپ کے والد محترم نے جو کچھ کہا تھا سچ کہا تھا۔ اور آپ احراریوں کی کانفرنسوں میں احمدیت کو جو دشمن اسلام کہتے پھرتے ہیں گویا آپ اپنے والد محترم کو جھٹلا رہے ہیں۔

جب مسجد ایسے پاک مقام میں کھڑے ہو کر دنیا کے روبرو آپ کے والد محترم اس زور سے تصدیق کر چکے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے واقعی خدمات اسلام کی ہیں۔ تو کیا یہ آپ کو زیبا ہے کہ آپ اب ان کو جگہ بہ جگہ جھٹلاتے پھریں

یہ تو آپ کے والد محترم کا معاملہ ہے وہ عین حیات ہیں وہ خود اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے فرزند ارجمند کی سرگرمیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ اگر وہ آپ کو نہیں روکتے۔ تو اس سے بھی عوام کی جو رائے آپ کے والد ماجد کے متعلق ہے کہ وہ متلون مزاج تھے۔ اور ان کی اسی کمزوری کی وجہ سے باوجود مسلم لیگی کہلانے کے قائد اعظم نے ان کو کبھی آگے نہیں آنے دیا تھا تصدیق ہوتی ہے۔ مگر ہمیں آج جس امر کا نہایت افسوس ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں جو گوجرانوالہ کی احراری کانفرنس منعقدہ ۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو فرمائی ہے ایک افترا خود اپنے واجب التعظیم "دادا مولانا مولوی سراج الدین احمد خاں خلد آشیاں" کے متعلق بھی گھڑ دی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس صدارتی تقریر میں فرمایا ہے۔

"یوں تو اس وقت متحدہ ہندوستان میں بے شمار علماء ایسے تھے جو مرزائے قادیان کے دعوئے نبوت کی اس حقیقت کو بہت جلد بھانپ گئے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے طور پر مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ بھی کیا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ سب سے پہلے شخص والد محترم حضرت مولانا ظفر علیخاں مدظلہ العالی ہی تھے۔ جنہوں نے اس فرقہ ضالہ کے خلاف باقاعدہ اور منظم تحریک کی بنا ڈالی۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں جب وہ "دکن ریویو" نکالتے تھے۔ تو انہوں نے مرزائیت کے خلاف سب سے پہلا مقالہ لکھا جس نے مرزائیت کی صفوں میں کھلبلی ڈال دی اس کے بعد والد محترم نے نظم و نثر کے ذریعہ سے مرزائے قادیانی کے دجل و فریب کی جو دھجیاں فضائے بسیط میں بکھیری ہیں ان کا تذکرہ میرے لئے تحصیل حاصل ہے۔

والد محترم کے اس قلمی جہاد سے میرے دادا مولانا مولوی سراج الدین احمد خان خلد آشیاں بھی بے حد متاثر تھے۔ چنانچہ انہوں نے ۱۹۰۹ء میں بستر مرگ پر والد محترم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"بیٹا! تم نے جو کام شروع کیا ہے وہ بے حد اہم اور نیک ہے اسے جاری رکھنا کیونکہ اسی میں مسلمانوں کا فائدہ ہے"۔

چنانچہ والد محترم کا قلم صبح و شام پیرانہ سالی تک مرزائیت کے خلاف نبرد آزما رہا۔ اور اب بھی ان کی دلی خواہش یہ ہے کہ مرنے سے پہلے میں مرزائیت کو آخری ہچکی لیتے دیکھ لوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اب حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں کہ ان کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی انشاءاللہ العزیز۔

میں نے یہ واقعہ محض اس لئے بیان کر دیا ہے کہ مرزائیوں کا ناقوس خصوص بعض دفعہ دادا مرحوم کے ایک مقولہ کے بعض اقتباسات شائع کر کے کہا کرتا ہے کہ دیکھو اختر علیخاں کا دادا تو مرزا کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ لیکن وہ خود مرزائیت کے بخیئے ادھیڑنے کے درپے ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ دادا مرحوم ایک شریف النفس اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ ممکن ہے وہ مرزا صاحب کی زندگی کے کسی واقعہ سے متاثر ہو گئے ہوں اور انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق چند کلمات خیر لکھ دیئے ہوں۔ ورنہ اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ اس دجل و تلبیس کے جال میں بھی گرفتار ہو گئے تھے جس کے حلقے مرزا غلام احمد نے دعوئے نبوت کے بعد بننے شروع کر دیئے تھے"۔

(روزنامہ زمیندار ۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

اس امر میں ہم جناب مولوی ظفر علیخاں صاحب کی شہادت قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں بجز اس کے کہ وہ شاہی مسجد میں مؤکد بعذاب قسم کھا کر بیان کریں کہ آپ کے والد نے واقعی بستر مرگ پر ان سے یہ الفاظ کہے تھے

البتہ ہم پروفیسر عبدالمجید خان اور حامد علی خان کی شہادت باقرار صالح قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اگر یہ دونوں صاحب شہادت دیں کہ واقعی حضرت "مولانا مولوی سراج الدین احمد خاں خلد آشیاں" نے بستر مرگ پر ۱۹۰۹ء میں یہ الفاظ آپ کے والد بزرگوار سے فرمائے تھے۔ تو ہم مان لیں گے کہ انہوں نے فرمائے تھے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ یہ آپ نے خود اب افتراء کیا۔ اس کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی نہایت اہم وجہ ہے کہ آپ کے محترم دادا کے اقوال جو انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف میں فرمائے ہیں سینکڑوں بار الفضل میں اور دوسرے احمدیہ لٹریچر میں نہایت نمایاں طور پر شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن نہ کبھی آپ کے والد محترم نے اور نہ کبھی آپ نے ان کے بستر مرگ والے یہ الفاظ پیش کئے۔ نہ کسی کانفرنس میں اور نہ اخبار میں۔

اسی ایک بات سے ناسمجھ سے ناسمجھ آدمی بھی یہی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ آپ نے یہ الفاظ اب گھڑے ہیں۔ اور اس میں دردناک پہلو یہ ہے کہ آپ نے صریحاً اپنے دادا مرحوم پر تہمت باندھی ہے اور اس وقت جب وہ اس کی تردید نہیں کر سکتے اس سے بھی زیادہ دردناک یہ امر ہے۔ کہ مولانا اختر علی فرما رہے ہیں۔ کہ ان کے دادا نے یہ الفاظ بستر مرگ پر فرمائے تھے۔

نعوذ باللہ من ذالک

اس کے سوا ہم جناب اختر علیخاں سے کچھ نہیں کہنا چاہتے وہ احمدیت کی مخالفت کے لئے جتنے چاہیں جھوٹ گھڑتے چلے جائیں۔ مگر کیا یہ احمدیت یا حقیقی اسلام کی عظیم الشان فتح نہیں ہے۔ کہ اس کا مقابلہ کون لوگ کر رہے ہیں۔ کیا حکومت نہیں جانتی کہ ایسے جھوٹے اور افترا پرداز لوگ ہی ملک و قوم کے حقیقی دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ جو اپنے ذرا ذرا سے مفاد کے لئے صداقت جیسی قیمتی متاع کو بیچ سکتے ہیں۔ جن کا کوئی کردار نہیں ہوتا وہی لوگ اپنے مفاد کے لئے قوم و وطن کو بھی فروخت کر سکتے ہیں۔

یہ تو ہم نے صرف ایک بات نمونے کے لئے پیش کی ہے ورنہ اختر علیخان کی تمام صدارتی تقریر ایک جھوٹ کا پلندا ہے۔ انہوں نے احمدیت پر جو جھوٹے الزام لگائے ہیں۔ انشاءاللہ ہم ان کا پول کھول لیں گے۔ مگر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے ملک کے امن کو برباد کرنے کی جو کوشش انہوں نے فرمائی ہے۔ اس کا نوٹس لینا ہمارا کام نہیں ہے۔

—.—.—.—.

مولانا ظفر علی خان صاحب کی انگریزی حکومت کی چوکھٹ پہ ناصیہ فرسائی

برطانوی استعمار کے سامنے ہمیشہ ڈٹے رہنے کی حقیقت

(از مکرم چوہدری محمد عمر صاحب)

مسٹر اختر علی خان مدیر زمیندار بڑے فخر سے لکھا کرتے ہیں کہ وہ اور ان کے والد مولوی ظفر علی خاں ہمیشہ انگریزی حکومت کے مقابلہ میں ڈٹے رہے۔ اور انگریزی استعمار کے سامنے اپنا سر کبھی نیچا نہیں کیا۔ ذیل میں مولوی ظفر علیخاں صاحب کا اپنا ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جس کے ایک ایک لفظ سے انگریزی حکومت کی خوشامد اور لجاجت ٹپک رہی ہے۔ یہ خط ادبی اعتبار سے مولانا موصوف یعنی "حضرت ظفر الملت مولوی ظفر علی خان صاحب" کے خصائص تحریر کا بہترین مرقع ہے۔ علاوہ ازیں اس کی تاریخی حیثیت بھی بہت اہم ہے۔ اس لئے کہ مولانا کی سیاسی زندگی کا دَور جو آج تک مختلف فیہ رہا ہے۔ اس پر یہ خط نہایت عمدہ روشنی ڈالتا ہے۔ اور اس دور کی نسبت آخری وقطعی فیصلہ کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ عرضداشت مولانا نے حکومت کو بھیجی تھی تاکہ ان غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کریں۔ جو بعض لوگوں کی سرگرمیوں نے مولانا کی طرف سے سرکار کے دل میں بٹھا رکھی تھیں۔ مولانا نے یہ خط اس وقت ایک "سر" کے نام لکھا تھا۔ جو کہ دنیاوی لحاظ سے اچھے بلند پایہ کے شخص تھے۔ مولانا کا خط حسب ذیل ہے یہ خط ۱۹ اپریل ۱۹۲۷ء کے انقلاب میں شائع ہوا ہے۔

سالار قوم! السلام علیکم جس غائبانہ ہمدردی کا اظہار میرے زمانہ نظر بندی میں جناب نے میرے ساتھ فرمایا ہے اور جو کوششیں میری تکالیف کو کم کرنے کے خیال سے جناب نے در پردہ فرمائی ہیں۔ ان کا علم مجھے وقتاً فوقتاً ہو رہا ہے۔ اور اگر اس سے قبل میرے منت پذیروں کے جذبات امتنان وتشکر کو براہ راست آستانہ عالی پر رسائی نہیں ہوئی۔ تو اس کی وجہ کوتاہی عزم نہ تھی بلکہ وہ مجبوریاں تھیں۔ جنہوں نے میری زبان پر مہر سکوت لگا رکھی تھی۔ اور میرے قلم کو توڑ رکھا تھا۔

اب جبکہ واقعات سے کشادکاری کی صورت نکل آئی ہے۔ اور اسی لئے یہ عریضہ خدمت والا میں بھیج رہا ہوں۔ اس نیازنامہ میں صرف اس قدر عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ جب مداخل کا ہر طرح سدباب ہو گیا۔ تو مخارج کا سلسلہ باوجود قطع برید کے پھر بھی اس حد تک قائم رہا کہ سفید پوشی بھی چلی جائے۔ تو بدرجہ مجبوری میں نے سرکار کے دروازہ پر دستک دی اور طویل عرضداشت میں اپنی گذشتہ اخبار نویسانہ زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے اول تو ان غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی جو بعض بزرگوں کی سگالش سرگرمی نے میری طرف سے سرکار کے دل میں بٹھا رکھی تھیں اور اس کے بعد یہ گذارش کی کہ جب اخبار نویسی سے میرا تعلق ملک کے حق میں اس درجہ مضر سمجھا گیا ہے۔ تو میں اس شغل سے ہی دست بردار ہوتا ہوں۔ اور دوران جنگ یا اس کے بعد اس مدت کے لئے جسے سر مائیکل او ڈوائر کی حکومت تجویز کرے۔ عہد کرتا ہوں کہ نہ اخبارات سے کوئی تعلق رکھوں گا۔ نہ کوئی تقریر کروں گا اور نہ ان جلسوں میں شریک ہوں گا۔ جو کہ حکومت کے خلاف منعقد کئے گئے ہوں۔ لیکن چونکہ دنیا چھوڑی نہیں جاتی۔ اور اہل و عیال ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے یا تو مجھے آزاد کیا جائے۔ تاکہ

"روٹی بھی کما کھائے کسی طور مچھندر"

ورنہ مجھے بتایا جائے کہ کسب معاش کی میرے لئے کیا شکل ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے مجملاً یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر میں آزاد کر دیا جاؤں۔ تو میرا ارادہ ہے کہ ایک مشک سازی کا کارخانہ وسیع پیمانہ پر پنجاب میں قائم کروں۔ پانچ لاکھ کے سرمایہ سے یہ کارخانہ شروع کیا جائے گا۔ اور سرمایہ کی فراہمی کے لئے ایک کمپنی قائم کی جائے گی۔ اور اس خیال سے کہ غریب سے غریب زمیندار اس کا حصہ دار ہو سکے۔ ایک حصہ کی مالیت دس روپے رکھی جائے گی۔ لیکن چونکہ مجھے کام چلتا کرنے کے لئے ابتداء میں روپے کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے گورنمنٹ اگر مجھے بیس ہزار روپے مرحمت فرمائے تو اس کی عین نوازش اور غریب پروری ہو گی۔ اور ایسی حالت میں جبکہ زمیندار اور اس کے پریس کے بند ہو جانے سے ایک قیمتی کارخانہ بیٹھ چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ ضبطی ضمانت و پریس کی شکل میں وقتاً فوقتاً میری جیب سے تیس ہزار کی رقم نکال کر سرکاری خزانہ میں داخل ہو چکی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ گورنمنٹ جو جلال میں آکر ایک لغزش قلم کی اتنی بڑی سزا دے سکتی ہے اپنی شان جمالی دکھانے میں بھی فیاضی و کرم گستری کا حق ادا کرے گی۔ خصوصاً جبکہ میں ایک ایسے کوچہ میں قدم رکھنے والا ہوں۔ جو بالکل نیا ہے۔ اور جس کی نو سپری نہ دو راحلہ کی خصوصیت سے متقاضی ہے

اس تجویز کو بشرح و بسط سپرد قلم کرتے ہوئے۔ تمہید میں میں نے شومئے قسمت سے حسب ذیل فقرہ لکھ دیا۔ اس بات کی ضمانت کہ جو وعدے میں نے اخبار نویسی سے دست کش ہونے اور مجالس عامہ میں تقریروں سے محترز رہنے کے بارے میں کئے ہیں۔ ان پر قائم رہوں گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس ملک میں گورنمنٹ کی رائے کی مخالفت یا مزاحمت کرنا ناممکن ہے جہاں قدم قدم پر شبہات سنگ راہ ہوں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کوئی کیا دلا سکتا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسی ضمانت، ورایسا اطمینان برطانوی شہنشاہیت کے اس تصور کی توہین ہے۔ کہ استعماری سیاسیات میں انگلستان کی کامیابی کا کفیل زور شمشیر نہیں بلکہ تالیف قلب ہے۔ دوران جنگ میں یا اس کے بعد مزید مدت کے لئے جو سر مائیکل تجویز فرمائیں بہ رضاء و رغبت خود دست کش ہونے میں مجھ پر کسی خوف نے اثر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ عقیدہ میرے اس فیصلہ کا محرک ہوا ہے کہ میرا ایثار گورنمنٹ کے کام آئے گا۔

اس چٹھی کے جواب میں مسٹر ٹامکنس نے لکھا کہ آپ کی چٹھی کا پہلا حصہ سیاسی مباحث سے بھرا ہوا ہے۔ جن کے ایک حصہ سے بد مذاقی فاسدہ کی بو آتی ہے وغیرہ۔ مسٹر ٹامکنس کا مراسلہ اپنا شارح آپ ہے۔ اس کے جواب میں بہترین منطق یہی ہو سکتی تھی۔ کہ برطانوی حکومت کے گرانمایہ تذکرے کے متعلق اپنی بدمذاقی کا اعتراف کروں۔ اور مسٹر ٹامکنس سے معافی مانگ لوں۔ چنانچہ میں نے ۱۴ جولائی کو ان کی چٹھی کا جواب ان الفاظ میں دیا۔

"ڈیر مسٹر ٹامکنس! مجھے ڈر ہے کہ میرے خیال کی پرانی غیر پسندیدہ روش کا کچھ اثر ابھی تک نامعلوم طور پر میری تحریر سے نمایاں ہو ہی جاتا ہے۔ آپ کے گرامی نامہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ میرے قلم سے بعض فقرے ایسے نکل گئے کہ اگر وہ سر مائیکل اڈوائر کی نظر سے گزرتے تو حضور ممدوح ناراض ہو جاتے۔ ایسی حالت میں آپ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے میری چٹھی انہیں نہیں دکھائی۔ میں ان قابل اعتراض فقرات کو واپس لیتا ہوں۔ اور تکدر کے لئے جو آپ کے دل میں ان کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔ اسلئے کہ آپ کی خوشنودی مزاج میرے لئے مقدم ہے . . . . . . اڈوائر کی حکومت کو ملک کی عقلی ترقی و دماغی فلاح کا خاص طور سے خیال ہے۔ اسلئے مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ اس یادداشت پر توجہ کرے گی۔

چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا فرمائیے!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دارالہجرت میں ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جو آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے کہ میلہ یا جلسہ ہو اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس جلسہ کی غرض جماعت کے ظاہری و باطنی انتظام کو درست کرنا ہے اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔

(نظارت بیت المال)

بشارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائبل

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر گجراتی مولوی فاضل)

آسمان سے آمد کے متعلق خدا کی عدالت میں پہلے سے ایک مثیل موجود ہے۔ یہ مثیل ایلیاء نبی کے متعلق ہے۔ یہودی عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد سے قبل ایلیاء کے قدم دنیا پر ہوں گے جیسا کہ ملاکی ۴/۵ میں ہے۔

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاء نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"

مگر مسیح نے آکر بتلا دیا کہ ایلیاء یوحنا بپتسمہ دینے والا ہی ہے جیسا کہ متی ۱۱/۱۴ میں ہے:-

"اور چاہو تو مانو۔ ایلیاء جو آنے والا تھا یہی ہے"

اور مسیح کی معراج جب کہ وہ حرمون پہاڑ پر ہوئی تو روحوں کے عالم سے دو شخص ان کے پاس آموجود ہوئے ایک موسیٰ اور دوسرا ایلیاء۔ جیسا کہ متی انجیل نویس متی ۱۷/۳ میں لکھتا ہے کہ:۔

"اور دیکھو موسیٰ اور ایلیاء اس کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے انہیں دکھائی دیئے"

جامع کلیسیا اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ اس معراج کے موقعہ پر موسیٰ اور ایلیاہ کا ارواح کے عالم سے آنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ موسیٰ کی طرح ایلیاء نبی بھی وفات یافتہ ہے۔ اس بارہ میں لوقا طبیب کی انجیل کا پہلا باب ان باتوں میں ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔

عبرانی زبان میں لفظ "اٹھانے" اور "لے لینے" سے مراد وفات ہی ہے۔ جیسا کہ عہد عتیق میں ایوب ۲۲/۱۵-۱۶ میں ہے۔ "جس پر شریر لوگ چلے ہیں جو اپنے وقت سے پہلے اٹھائے گئے" اور عہد جدید میں سے مسیح کا یہ قول جو یوحنا ۱۷/۱۵ میں لکھا ہے:۔

"میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو انہیں دنیا سے اٹھا لے بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر"

پس عتیق اور جدید زمانہ کے دو گواہ اس مقدمہ کو فیصل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ ایلیاء کے آنے سے مراد ان کے مثیل یوحنا کا آنا ہے تو اس زمانہ میں مسیح کے آنے سے مراد ان کے کسی مثیل کا آنا ہی ہوگا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں میں بعض حوالہ جات پیش کرتا ہوں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تورات کی پیش کردہ بشارات کے تحت اس دنیا میں تشریف لائے ہیں اور یہی آپ کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے کہ جو باتیں اور علامتیں آنے والے مسیح کے متعلق بیان کی گئی ہیں وہ سب حضرت مرزا صاحبؑ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

دلیل اول:۔ سب سے اول اعمال ۵/۳۸ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں گملی ایل فریسی جو اس زمانہ میں شرع کا معلم سب لوگوں میں عزت دار اور یہودی کلیسیا کا صدر مجلس تھا ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتا ہے کہ مسیح اور اس کے حواریوں کے ساتھ کیا کیا جائے۔ تو اس کے متعلق وہ فیصلہ کرتا ہے۔

. . . .

"پس اب میں تم سے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔ کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے"

یعنی اگر مسیح ناصری اور اس کا سلسلہ جھوٹا ہے تو خود بخود برباد ہو جائے گا جس طرح کہ اس سے پہلے دو جھوٹے مسیحیوں کا ہوا۔ جن میں سے ایک تھیوداس اور دوسرا یہودا گلیلی مسیح کی پیدائش کے وقت کھڑا ہوا تھا۔ دونوں نے کئی سو آدمی اپنے متبعین بنائے مگر دونوں جھوٹے تھے تباہ ہو گئے۔ پس اگر مسیح ناصری کا سلسلہ جھوٹا ہوگا تو تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر سچا ہوگا تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔

اسی دلیل سے سلسلہ احمدیہ کی صداقت بھی دوپہر کے سورج کی طرح روشن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
اترا مری مدد کے لئے کر کے عہد یاد
پس رہ گئے وہ سارے سیہ روئی و نامراد"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مشن اور سلسلہ نعوذ باللہ اگر جھوٹا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس کو وہ ترقی ہرگز حاصل نہ ہوتی جو اب ہے۔ اب اگر اس کی ایک شاخ یورپ اور امریکہ کی طرف ہے تو دوسری شاخ ایشیا افریقہ اور عرب ممالک پر پھیلتی ہوئی نظر آ رہی ہے اور خدا تعالیٰ اس سلسلے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کر رہا ہے۔ اور آج مخالف اس کی شان اور علو مرتبت کو دیکھ کر حیران و ششدر ہو رہا ہے کہ کیا یہ وہی پودا ہے جس کے متعلق ہم کہتے تھے کہ یہ ادھر ادھر سے ایک تنکے کی بھی تاب نہیں لا سکتا۔ آج اگر کسی نے یاتیک من کل فج عمیق (و یاتون من کل فج عمیق) کا الہام اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھنا ہو تو وہ ربوہ آ کر باہر سے آئے ہوئے طالبعلموں کو دیکھے کہ کس طرح گورے اور کالے ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر مدنی تہذیب دنیا کا منہ چڑا رہے ہیں اور اخوت و محبت کی ایک ایسی کڑی میں منسلک ہیں کہ دنیاوی رشتوں میں بھی یہ تعلق شاذ نظر آئے گا اور کس طرح باہر سے آیا ہوا ایک ایک طالبعلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سچائی کا ایک کھلا ہوا اور روشن نشان ہے۔

دلیل دوم:۔ مسیح کا قول ہے کہ میں اپنی آمد ثانی کے وقت اپنے لوگوں کو سچے اور جھوٹے میں مابہ الامتیاز کے طریق پر ایک چیز دوں گا اور وہ چیز یہ ہے لوقا ۲۱/۱۵ میں ہے

"کیونکہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ ہوگا" آج احمدیت کا ہر مخالف مطابق عالم و جاہل اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دلائل اور براہین میں احمدیوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دلیل سوم:۔ صحف عہد عتیق اور جدید میں لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے وقت مندرجہ ذیل باتیں تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔

(۱) "بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" (متی ۲۴/۵) اس کے متعلق آپ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس زمانہ میں بیسیوں اشخاص نے یہ دعویٰ کیا مثلاً امریکہ کا ڈوئی۔ باب۔ سوڈانی مہدی وغیرہ نمونہ کے طور پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کوئی شخص ہم پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ جس طرح آپ دوسرے مدعیوں کو جھوٹا کہتے ہیں اسی طرح ان کے متبعین آپ کو بھی جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔ تو ہم ان کے سامنے پولوس کے استاد گملی ایل والی دلیل پیش کریں گے جو پہلے گذر چکی ہے۔

(۲) "اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبرا نہ جانا۔ کیونکہ ان باتوں کا واقعہ ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے"

(متی ۲۴/۶ تا ۸)

عیسائی کہتے ہیں اور جیسا کہ اکثر مسیح نے لکھا ہے کہ یہ سب باتیں پہلے واقع ہو جائیں گی اور ان کے بعد مسیح آئے گا۔ مگر وہ اسے بھول گیا ہے کہ بائیبل کی رو سے ہر نبی اور مسیح تخریب کے واسطے آتا ہے۔ جیسا کہ مسیح نے متی ۱۳/۲ تا ۹ میں متعدد امثلہ جات پیش کر کے اس گتھی کو سلجھایا ہے۔ حضرت عاموس نبی فرماتے ہیں کہ کوئی بلا کسی شہر پر ایسی نہیں آ سکتی جسے خداوند نے اپنے انبیاء کی تکذیب کی وجہ سے نہ بھیجا ہو جیسا کہ عاموس ۳/۶ میں ہے۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ شہر میں نرسنگا پھونکا جائے اور لوگ نہ ڈریں یا کوئی بلا شہر پر آئے اور خداوند نے اسے نہ بھیجی ہو۔ یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک اپنا بھید اپنے خدمتگذار نبیوں پر پہلے آشکار نہ کرے"

پس ایسی آفات اور بلیات کا واقع ہونا بائیبل کی رو سے یہ ثابت کرتا ہے کہ کوئی نبی آیا ہے اور اس کی تکذیب کم و بیش ہوئی ہے۔

دوسرا اعتراض وہ یہ کرتے ہیں کہ ایسی پیشگوئیاں جو اناجیل میں پائی جاتی ہیں یروشلم کی بربادی کے انتقام کے دنوں کی ہیں۔ یہ خطرناک دھوکہ کی بات ہے۔ یہ بربادی کی خبر اس واقعہ سے شروع ہوتی ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ اس کے شاگردوں نے اسے ہیکل کی عمارات دکھانا چاہیں تو پھر اس نے پیشگوئی کی کہ:۔

"یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا" (متی ۲۴/۲)

اب مسیح کی آمد ثانی اور انتقامی دنوں کی پیشگوئی میں ذیل کے طریقہ پر امتیاز اور فرق ثابت کرنا چاہیے۔ مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں ان ہر دو واقعات یعنی یروشلم کی بربادی اور قیامت کے واقعہ کا تجزیہ کیا ہے۔

(ا) مسیح کہتے ہیں کہ ان دو واقعات میں سے ایک کے وقوعہ سے قبل جھوٹے مسیح بکثرت برپا ہوں گے۔ اب تمام تواریخ دان جانتے ہیں کہ یروشلم کی بربادی جو ۷۰ء میں ہوئی اس پیشگوئی کے وقت سے لے کر اس وقت تک بکثرت چھوڑ معمولی تعداد میں بھی جھوٹے مسیح نہیں آئے۔ سوائے برکوکب کے جو سنہ ۱۲۰ء میں ہوا۔

(ب) مسیح کہتے ہیں کہ "جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اس کا اجڑ جانا نزدیک ہے" (لوقا ۲۱/۲۰) اب ظاہر ہے کہ اس کا قیامت کے واقعہ سے کیا تعلق ہے۔

(ج) مسیح کہتے ہیں "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی" (متی ۲۴/۳۴)

پھر لوقا ۲۱/۲۲ میں ہے "کیونکہ یہ انتقام کے دن ہوں گے۔ جن میں سب باتیں جو لکھی ہیں پوری ہو جائیں گی"

(د) مسیح دانیال نبی کی پیشگوئی کو جو دانیال ۹/۲۷ و ۱۱/۳۱ میں مذکور ہے کہ:۔

"فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی۔ یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اس اجاڑنے والے پر واقع ہوگی"

وغیرہ یاد دلاتے ہیں کہ ہیکل میں مکروہات کا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ مندرجہ بالا واقعات کا قیامت کے واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔

پھر مسیح نے متی ۲۴/۲۹ میں کہا ہے اور دیگر انجیل نویس بھی اس سے متفق ہیں کہ

"فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔

اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اس حوالہ کی تشریح یوایل میں بھی تفصیل سے لکھی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ گروہ پر گروہ الفصال کی وادی میں ہے۔ کیونکہ خداوند کا دن الفصال کی وادی میں آپہنچا۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے۔ اور ستاروں کا چمکنا بند ہو جائیگا۔ کیوں کہ خداوند صیون سے نعرہ مارے گا۔ اور یروشلم سے آواز بلند کریگا اور آسمان و زمین کانپیں گے۔ لیکن خداوند اپنے لوگوں کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا قلعہ ہے۔ یوایل $\frac{۳}{۱۶ تا ۱۷}$ پھر دوسری جگہ لکھا ہے۔ اور اس کے بعد میں ہر فرد بشر پر اپنی روح نازل کروں گا۔ اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے۔ تمہارے بوڑھے خواب اور جوان رویا دیکھیں گے۔ بلکہ میں ان ایام میں غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی روح نازل کروں گا۔ اور میں زمین و آسمان میں عجائب ظاہر کروں گا۔ یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک روز عظیم آئے۔ آفتاب تاریک اور مہتاب خون ہو جائے گا"

(یوایل $\frac{۲}{۲۸ تا ۳۲}$)

اب اگر اس امر کو تسلیم کیا جائے کہ قیامت میں جس طرح چھوٹی چیزیں نابود ہوں گی۔ اسی طرح چاند اور سورج نابود ہو جائیں گے۔ تو متی کی اگلی عبارات سے اس کا ابطال ہو جاتا ہے۔ اگر سورج اور چاند ظاہر رہیں اپنا کام نہ کریں۔ تو دنیا کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا بلکہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ جب کہ سورج اور چاند بھی قائم رہیں اور اس میں زمین و آسمان کے عجائبات ظاہر ہوں اور ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام پر اپنی روح نازل ہو جس سے وہ غائب نہیں کہلا سکیں گے۔

یہ مسلمہ اور مبنی برحقیقت واقعہ ہے۔ کہ دنیا میں آج تک کسی مدعی مسیحیت کے وقت میں سورج اور چاند کے ذریعہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ سوائے قادیان کے موعود مسیح کے زمانہ کے

دوسری بات جو یوایل کتاب میں ہے۔ وہ یہ کہ اس قوم کے بیٹے بیٹیاں غیب کی خبریں دیں گے۔ اور ان کے بوڑھے اور جوان رویا دیکھیں گے غلاموں اور لونڈیوں پر خدائی روح نازل ہو گی اگر یہاں ان سے مراد یہودی اور عیسائی لیے جائیں گے۔ تو سورج اور چاند کے واقعہ تاریکی کے بعد کسی یہودی و عیسائی نے ایسا دعوےٰ نہیں کیا۔ ایک قوم ہی دنیا میں اس وقت موجود ہے جس کا اس قسم کا دعویٰ ہے۔ اور اس قسم کے واقعات روزانہ ان کی اخبارات و رسائل میں لوگ پڑھتے ہیں۔ اور وہ یہ احمدی ہیں۔

لونڈی اور غلام سے یہ مطلب ہے۔ کہ جو شیطان کی غلامی اور خدمت میں ہوں گے۔ وہ بھی اس خدائی روح سے فیضیاب ہو کر تائب ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی قوم ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم میں ایک موعود مسیح آیا۔ اس کے وقت میں سورج اور چاند تاریک ہوئے۔ یعنی ان کو گرہن لگا۔ اور اس نبی کی روحانی برکات سے آج ہمارے بیٹے بیٹیاں رویا اور کشوف دیکھتے ہیں۔

دنیا میں جو بدترین مخلوق تھی۔ وہ احمدی ہو کر خداوند کی اس روح سے فیض یاب ہوئی۔ اور اپنے شیطانی کارناموں سے تائب ہو کر احمدیت کی آغوش میں مخلص جان نثار دیندار اور متقی اور پرہیزگار بن گئی۔

دلیل پنجم۔ متی $\frac{۲۴}{۲۷}$ میں ہے۔ "کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہو گا۔ جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔" یہ مختلف تشبیہات و استعارات جو اس باب میں بیان کیے گئے۔ اس قسم کے استعارات کتاب مقدس کے مختلف مقامات میں مستعمل ہوئے ہیں۔ ملاحظہ کریں زبور ۱۸ اور ۲۹ نیز حبقوق باب تین اسی طرح ناحوم باب ایک پس یہ استعارات اور تشبیہیں کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ کتاب مقدس میں بار بار مستعمل ہوئے ہیں۔ جیسے بدلیاں اس کی رتھ ہیں اور دھنک اس کا تیر ہیں

خدا نے اس خطرناک جنگ اور فتنہ کے لئے دنیا میں تیاری کر رکھی ہوئی تھی۔ جب خدا کا مسیح آیا۔ تو اس نے سب سے زیادہ چھاپے خانوں۔ ڈاک و تار کے ذریعہ اپنی تبلیغ و تعلیم کو اقوام عالم میں پہنچایا۔ اور یہ تعلیم ان وسائل و ذرائع سے ایسی تیزی کے ساتھ اشاعت پذیر ہوئی۔ کہ اس سے زیادہ تیزی ممکن ہی نہ تھی۔ انہی وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا گیا تھا۔ کہ بجلی کے کوندنے کی طرح اس کی آمد کا نظارہ ہو گا چنانچہ آج ایسا زمانہ ہے۔ کہ نصف دن میں دنیا میں یہ آواز نشر کی جا سکتی ہے۔ کہ ایک مدعی مسیحیت دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا یہ سامان اس زمانہ میں فراہم کرنا کوئی اتفاقی امر نہیں ہے۔ بلکہ یہ سامان و ذرائع خدا نے ایک عظیم الشان مصلح کے لئے تیار کروائے ہوئے تھے۔ اور کتاب مقدس میں مختلف محاورات و استعارات اور تشبیہات کو کام میں لا کر اس پیشگوئی کی صراحت کی گئی ہے۔ اگر یہ ذرائع نہ ہوتے۔ یا اگر یہ جملہ سامان تو مہیا ہوتے۔ یعنی سفر کی سہولت۔ ڈاک و تار کا موجود ہونا۔ لیکن ان سب پر ایک آزاد خیال سلطنت نہ ہوتی۔ تو ہرگز ہرگز اس سرعت کے ساتھ یہ خدائی آواز دنیا میں نہ پہنچ سکتی۔ اور نہ ہی اس فتنہ کی سرکوبی ہو سکتی تھی۔ پس یہ سارے سامان اتفاقی نہ تھے۔ بلکہ خدا کی خاص مشیت کے ماتحت مسیح کی آمد کی تیاری کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کے لئے دنیا میں مہیا کر رکھے تھے۔ تا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے مذکورہ بالا الفاظ پورے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعایت

چونکہ احباب ادھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں۔ تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے۔ کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دی جائے۔

نقد فروخت کے لئے

(۱) -/-/۲۶ روپے سے -/-/۵۰ روپے تک کے خریدار کو ۲ آنے فی روپیہ کمیشن دی جائے گی

(۲) -/-/۵۱ " -/-/۷۵ " " " " ۲½ " " " "

(۳) -/-/۷۶ " -/-/۱۰۰ " " " " ۳ " " " "

(۴) -/-/۱۰۱ " -/-/۲۰۰ " " " " ۳½ " " " "

(۵) -/-/۲۰۰ روپے سے زائد کے خریدار کو ۴ آنے فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ۳۱ ر دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی۔ تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی۔

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں۔

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ ای جلد قیمت بے جلد -/۸ روپے مجلد ۹ روپیہ

(۲) " " درمیانہ " " -/۶ " مجلد

(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلیٰ بے جلد ۴/۳ روپے مجلد ۴/ روپیہ

(۴) " " " درمیانہ " ۲/۱۲ " ۳/۸ "

(۵) نزول المسیح قیمت بے جلد ۸/۲ روپے مجلد ۴/۳ "

(۶) تحفہ گولڑویہ " " ۲/۸ " ۳/۴ "

(۷) ازالہ اوہام " " -/۴ " ۴/۱۲ "

(۸) فتح اسلام " " -/۶/- " -/۱۰/- "

(۹) توضیح مرام " " -/۶/- " -/۱۰/- "

(۱۰) مسیح ہندوستان میں " " ۱/-/- " ۱/۴/- "

(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز " " ۱/-/- " ۱/۶/- "

(۱۲) سبز اشتہار قیمت -/۴/- قیمت -/۴/-

(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد بے جلد -/۴/- مجلد -/۷/-

(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " " -/۲/- " -/۵/-

(۱۵) اربعین خاتم النبیین حصہ سوم " -/۸/۲ " -/۴/ روپیہ

(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت -/۸/ ۲ روپیہ

(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/-

(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول -/۸/۶ روپے

(۱۹) " جلد ۲ " ۴ حصہ ۳ -/۸/۶ "

(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد -/۸/۱ "

(۲۱) آئینہ کمالات اسلام " -/-/۴ مجلد -/-/۷ "

(۲۲) چشمۂ معرفت " -/-/۴ " -/-/۵ "

(۲۳) چشمۂ مسیحی " -/۶/- " -/۱۰/-

(۲۴) ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی بے جلد -/۲/- " -/۵/-

(انچارج تالیف تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

تربیت اولاد

اسلامی تعلیم کے ماتحت یوں تو بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تعلیم و تربیت شروع ہو جاتی ہے۔ جب کہ بچہ کو اذان اور اقامت سنائی جاتی ہے۔ اور چلنے پھرنے اور باتیں سیکھنے ماں باپ کے پاس جانے کے لئے بھی استیذان یعنی طلب اجازت کی ہدایت کی جاتی ہے۔ لیکن عملی طور پر جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔ جب بچہ کی عمر سات سال کی ہو تو اسے نماز پڑھنے کی ترغیب اور تلقین ہونی چاہیئے۔ اس ہدایت سے ظاہر ہے کہ بچہ کو سات برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے نماز یاد نہ ہو۔ تو کرا دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز کیلئے ترغیب نہیں دی جا سکتی۔ نیز لکھا ہے۔ کہ اگر بچہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائے۔ اور نماز ادا نہ کرے۔ تو مار کر نماز پڑھانے کی اجازت ہے۔

اس بارہ میں اسلامی نظریہ یہ ہے۔ کہ بچپن ہی سے تربیت اولاد ہو سکتی ہے۔ جب بچے بڑے ہو جائیں۔ تو پھر اگر کوئی تربیت کرنا چاہے۔ تو یہ امر الا ماشاء اللہ محالات سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جب عمر کے ساتھ ساتھ بری عادتیں راسخ ہو جاتی ہیں۔ تو جیسے زنگ برتن سے با آسانی دور نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ہی یہ عادتیں بھی آسانی سے دور نہیں کی جا سکتیں پس اسلام نے ہدایت کی ہے۔ کہ بچپن ہی سے بچوں کو نیک باتوں کی پابندی کرائی جائے۔ اگر بچپن میں ایسا نہ کرایا جائیگا۔ اور تربیت ٹیڑھی رہے گی۔ تو بڑے ہو کر کبھی درست نہ ہو سکے گی۔ صدق من قال

خشت اول چوں نہد معمار کج ✽ تا ثریا مے رود دیوار کج

احباب جماعت کو ان ہدایات کی پابندی کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بڑوں اور چھوٹوں میں ایک نیک نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔ (ناظم تعلیم و تربیت ربوہ)

انتخاب عہدیداران کے متعلق ہدایات

احباب جماعت ہائے احمدیہ عہدہ داران کا انتخاب کر کے مرکز میں نامکمل طور پر رپورٹ بھجوا دیتے ہیں جس کی وجہ سے منظوری میں دیر ہو جاتی ہے۔ آئندہ امور مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) انتخاب کرتے وقت یہ دیکھ لیا جائے کہ کوئی عہدہ دار ایسا شخص منتخب نہ کیا جائے جس کے ذمہ مرکزی چندہ چھ ماہ سے زائد کا واجب الادا ہو۔ اور اس نے اس ادائیگی کے لئے مہلت متعلقہ دفتر سے حاصل نہ کر لی ہو۔

(۲) کوئی ایسا دوست کسی عہدہ پر منتخب نہ کیا جائے جو کہ عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ شامل نہ ہو۔ اور رپورٹ میں اس امر کی صراحت ہونی چاہیئے کہ منتخب شدہ دوست ان دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت میں شامل ہیں۔ انصار اللہ میں یا خدام الاحمدیہ میں۔

(۳) منتخب شدہ عہدہ دار شعائر اسلام کا پابند ہو۔

(۴) کوئی سرکاری عہدہ دار سیکرٹری تبلیغ کے عہدہ کے لئے منتخب نہ کیا جائے۔

(۵) انتخابات کی منظوری کے لئے کاغذات براہ راست ناظر اعلیٰ کے پاس آنے چاہیئں۔ بعض جماعتیں عہدہ داروں کا انتخاب کر کے بجائے نظارت علیا کے دوسرے دفاتر میں بھجوا دیتی ہیں۔ یہ درست نہیں اس سے منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(۶) تحریک جدید کے عہدیداران کی منظوری کے لئے وکیل اعلیٰ کو اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے عہدیداروں کی منظوری کے لئے متعلقہ دفاتر کو لکھا جائے۔ اسی طرح قاضیوں کی منظوری کے لئے ناظم صاحب دارالقضاء کو لکھا جائے۔

(۷) انتخاب کی رپورٹ پر صدر جلسہ کے علاوہ اور دو ایسے احباب کے دستخط ہونے لازمی ہیں جو اجلاس میں شریک رہے ہوں لیکن کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہوئے ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ——— ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلے جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی وہ خانہ خدا مسجد مبارک بھی۔ اس مبارک تقریب میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی اور قریبی جماعتوں کے مخلصین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیمی علاوں کے ساتھ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اور ازاں بعد جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے تعمیر مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک فرمائی بعض مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی وقت نقد ادائیگی کر دی اور بعض نے اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے وعدے لکھوا دیئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کی ادائیگی کے لئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی۔ احباب جماعت نے نہ صرف اس میعاد کے اندر مطلوبہ رقم پوری کر دی بلکہ اس کے بعد بھی رقمیں مسلسل بھجواتے رہے۔ جن کی آخری میزان ماشاء اللہ مطالبہ سے کافی زیادہ ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کو اس بات کا بھی علم ہو گا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے خرچ کا جو اندازہ لیا گیا۔ اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ بہر حال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ مسجد کے وسیع صحن میں فرش ابھی نہیں لگا۔ وضو کرنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں بن سکی۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے۔ چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آرہی ہے۔ اس لئے مسجد میں روشنی کا متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کے لئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے۔ ان اشیاء کی خرید اور تیاری کیلئے -/۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔

میں اس تحریک کے ذریعہ جماعتوں کے عہدیداران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ مشکور و عنداللہ ماجور ہوں۔ کوشش کی جائے کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں خصوصاً ایسے اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ بَنىٰ لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ جس شخص نے دنیا میں مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ یہ کیسا سستا سودا ہے۔ مومن ہر وقت نیکی حاصل کرنے کی تلاش میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے ایسے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ مبارک ہے وہ جوان سے فائدہ اٹھائے اور اپنے آخرت کے گھر کے لئے یہیں سے تیاری شروع کر دے۔

عہدیداران جماعت اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ وعدہ جات کی فہرستیں دفتر بیت المال میں اور نقدی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال ہو۔ (ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

درخواستہائے دعاء

— میری اہلیہ ماجدہ بیگم قریباً چار سال سے بیمار ہے اور تین ماہ سے میو ہسپتال لاہور ٹی بی وارڈ میں داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مسلسل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کامل عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو آمین فتح محمد درویش قادیان

— میری والدہ محترمہ کا رسولی کا اپریشن لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ امیرالدین سیمنٹ بلڈنگ لاہور

— میرا نواسا محمد احمد بعمر پانچ سال۔ بعارضہ بخار ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین دیانت خاں معرفت نیاز احمد خاں ملٹری ڈیری فارم چھاؤنی لاہور

— اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے لڑکے عزیز سعید احمد ملک کی لفٹیننٹ سے کیپٹن کے عہدہ پر ترقی ہوئی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ترقی کو دینی اور دنیاوی برکات سے نوازے اور مزید ترقیوں کا باعث بنائے آمین۔ ملک عبدالعزیز ہیڈ ڈرافٹسمین ملیر چھاؤنی کراچی

— میری خالہ صاحبہ فہمیدہ ملک بنت شیخ عبدالکریم صاحب گنج مغلپورہ بخار اور کھانسی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ ملک منور احمد خاں چیچو کی ملیاں

— میرا مقدمہ سیشن جج کے سپرد ہو گیا ہے اور پیشی کی تاریخ ۶/۱۱/۵۲ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے باعزت بری کرے (آمین)

محمد ارشاد اللہ جٹ چھپڑ بمقام ضلع گوجرانوالہ

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

(مینجر الفضل)

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
(بقیہ صفحہ ۲)

آیا وہ انہیں دور کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کر سکتا ہے تو اب تک کیوں نہیں کیں۔ اگر دور نہیں کر سکتا۔ تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔ اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ پھر کے آگے وہ سوچ سکتا ہے کہ اس کے عزیزوں اور ہمسایوں کی اصلاح کی کیا صورت ہے۔ تبلیغ کے کیا مؤثر ذرائع ہیں۔ کیا روکاوٹیں ہیں۔ اور انہیں کس طرح دور کیا جا سکتا ہے ــــ اس قسم کے محاسبہ کا جو نتیجہ نکلے اسے ڈائری کے رنگ میں لکھ لیا جائے۔ اور پھر اسی سلسلے کو وسیع کرنے کی کوشش کی جائے

فرمایا اگر اس رنگ میں ذکر الٰہی اور مراقبہ کی عادت ڈالی جائے۔ تو یقیناً اس سے روحانیت ترقی کریگی عقل تیز ہوگی اور امام وقت کی ہدایات و نقاریر پر زیادہ غور وتدبر کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی۔ ایسا شخص آہستہ آہستہ ایک حد تک دنیا کے لئے ایک روحانی ڈاکٹر اور مصلح بن جائیگا

تم نے دنیا کا راہنما بننا ہے

آخر میں حضور نے فرمایا۔ پس چاہیئے کہ ہمارے چہروں پر رونق ہو۔ جسم اور ہماری روحیں دونوں مضبوط ہوں، تا دیکھنے والا سمجھ لے کہ اس کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس وقت گو تم دنیا کی نظر میں ذلیل ہو اور وہ تم کو مٹانا چاہتی ہے۔ مگر خدا نے ہر حال میں بہت بڑی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ اس نے ایک نہ ایک دن تمہیں دنیا کا راہنما بنانا ہے۔ پس تم اپنی حقیقت کو سمجھو تم کیوں اپنے وقتوں کو رائیگان کرتے ہو اگلی نسلوں نے کام کیا اس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اب تمہیں چاہیئے کہ مراقبے ذکر الٰہی اور غور و فکر کے ذریعے اس کام کو ترقی دو۔ ایک بہت بڑا کام اور بہت بڑا نتیجہ تمہارے سامنے ہے اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اس نتیجہ کے پیدا کرنے میں حصہ دار بنو۔ یاد رکھو کہ خدا اپنے کمزور بندوں کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کام لیا کرتا ہے۔ عزت بندے کی ہوتی ہے اور محنت خدا کی ہوتی ہے

اس کے بعد حضور نے خدام سے عہد لیا۔ پھر دعا فرمائی۔ اور اس طرح بخیر و خوبی خدام الاحمدیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع ختم ہوا۔

صفہ۔ کرنے کے نتائج پر بھی روشنی ڈالی جائے گی اندھرا کا مسئلہ بھی ایوان کے سامنے آئے گا اور وزیر اعظم اس کی بابت بھی روشنی ڈالیں گے۔ کیونکہ وہ مدراس میں لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر چکے ہیں۔ (استار)

نئی دہلی ۳ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی ایندھن کے متعلق ریسرچ کرنے والی قومی انسٹی ٹیوٹ نے کوئلے سے پٹرول نکالنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اس کام کے لئے آسام کا کوئلہ استعمال کیا گیا ہے (استار)

بھارت پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں مسئلہ کشمیر بھی زیر بحث آئیگا

نئی دہلی ۳ر نومبر۔ بھارتی پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس مختلف وجوہات کی بنا پر خاصا دلچسپ ہوگا۔ اگرچہ یہ توقع نہیں ہے کہ سیشن میں کوئی سنسنی خیز یا اختلافی کام ہوگا۔ مگر گذشتہ سیشن کے بعد جو حالات رونما ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق سرکاری بنچوں سے بہت زیادہ سوالات دریافت کئے جائیں گے۔

وزیر اعظم کا دورہ اس سلسلے میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ آپ غالباً ایوان کو اس دورہ کی کیفیات اور حالات سے آگاہ کریں گے جو انہوں نے جنوب کے قحط زدہ علاقوں سے لے کر مشرق کے ناگا کے علاقوں تک کیا ہے۔ یہ بھی امید ہے کہ مسئلہ خوراک پر بھی دوبارہ بہت زیادہ لے دے ہوگی۔ اور بمبئی میں حال ہی میں جو بات چیت بھارت کے مزید علاقوں میں راشن بندی ختم کرنے کے متعلق ہو رہی ہے۔ اس کی پوری طرح وضاحت بھی ہوگی

اس سیشن میں کمیونسٹ پہلی مرتبہ دہلی میں اپنے صدر دفتر کے تحت کام شروع کریں گے۔ اب وہ مختلف معاملات کے متعلق فوری فیصلے کر سکیں گے [illegible] وغیرہ کے تعین کے لئے موقع پر موجود ہوں گے۔

اس کے بعد خارجہ پالیسی کا مسئلہ ہے۔ بالخصوص بھارت میں فرانسیسی اور پرتگالی مقبوضات کا سوال جس کے متعلق حال ہی میں وزیر اعظم نے مدراس کے مقام پر مفصل تقریر کی تھی۔ جنگ کوریا۔ پان منجون کی بات چیت، جنوبی افریقہ کا مسئلہ۔ مسئلہ طونس و مراکش، برطانیہ سے ایران کا انقطاع اور بھارت میں گورکھوں کی بھرتی سبھی ایسے مسائل ہیں کہ بہت زیادہ اہمیت حاصل کریں گے۔

بنگال کے تارکین وطن کا معاملہ بھی کئی صورتوں میں پیش ہوگا۔ وزیر اعظم ہر دو بنگال میں پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کے نتائج کے متعلق بیان دیں گے اور ڈاکٹر مکرجی اس مسئلہ پر سہ روزہ بحث کا مطالبہ کریں گے۔

جنیوا میں ڈاکٹر گراہم سے بات چیت اور سلامتی کونسل میں بحث کے پیش نظر مسئلہ کشمیر پر بھی نئے سرے سے تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

اور سوالات کے دوران میں افغانستان تک براہ راست پروانہ کے سلسلہ میں پاکستان نے جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان پر بھی بحث ہوگی۔ کسی نہ کسی رنگ میں بھارت کے مختلف حصوں اور تلنگانہ میں اشتراکیوں کی سرگرمیاں بھی زیر بحث آئیں گی۔ وزیر اعظم اپنی تازہ معلومات کی روشنی میں تقریر کریں گے۔ اور سیشن کے ابتدائی دور میں حیدر آباد کے اشتراکیوں کی طرف سے غیر مشروط طور پر شکست قبول ہے

آسام کے مختلف اضلاع سے مسلمانوں کو نکالا جا رہا ہے

ڈھاکہ ۳ر نومبر۔ آسام کے مختلف اضلاع سے مسلمانوں کا انخلاء ماہ اکتوبر میں بھی جاری رہا۔ نوگانگ اور ورنگ کے اضلاع سے جو لوگ مشرقی پاکستان پہنچے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ سرحد پار کرتے وقت بھارتی حکام نے ان سے نہایت متشددانہ سلوک کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ علی پور دوار کے مقام پر سرحد پار کرتے وقت مسلمانوں پر حملے کئے گئے۔ ان سے تقریباً چار سو مسلمان ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ آسام کے متذکرہ اضلاع سے جو لوگ مشرقی پاکستان آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آسام میں مسلمانوں کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

گوجرانوالہ میں راشن سسٹم

لاہور ۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۹ر نومبر سے گوجرانوالہ میں راشن سسٹم نافذ کر دیا جائے گا۔ حکومت پنجاب سیالکوٹ شہر میں بھی یہ سسٹم جاری کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت جلد اعلان متوقع ہے۔

برطانیہ کے پاس طاقتور ترین ہتھیار ہے

لندن ۳ر نومبر۔ لنڈن کے ایک اخبار "سنڈے ڈسپیچ" کے سیاسی نامہ نگار نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ برطانیہ اب تقریباً یقینی طور پر دنیا بھر میں سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار کا مالک بن چکا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ ایٹمی ہتھیار کی آزمائش کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر ولیم پینے نے وزیر اعظم مسٹر چرچل کو جو نہایت خفیہ رپورٹ پیش کی تھی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آزمائش میں یہ ہتھیار توقع سے کہیں زیادہ کامیاب ہوا ہے۔ نامہ نگار مذکور کا خیال ہے۔ کہ اس تجربے کا ایک دور رس فائدہ یہ ہوگا۔ کہ برطانوی عوام کو کروڑوں پونڈ ٹیکس کی بچت ہو جائیگی۔ کیونکہ پرانے مگر نہایت گراں قیمت ہتھیاروں کی جگہ ایسے طاقتور ہتھیار لے لیں گے جن کے لئے کم عملے اور دیکھ بھال کے لئے کم اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے انتباہ کیا ہے۔ کہ فوری طور پر اسلحہ بندی کے پروگرام کی کمی کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ (استار)

معذرت

مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر "آزاد" لاہور کی صریح غلط بیانی" کے زیر عنوان ایک خبر جناب چودھری محمد علی خان صاحب آر۔ ایم۔ ایس سیالکوٹ کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا چودھری صاحب موصوف احمدی ہیں۔ ہمیں اب تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ قطعاً احمدی نہیں ہیں۔ اور بقول ان کے برادر عزیز چودھری یعقوب علی خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور آپ فرقہ "اہلسنت والجماعت" سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ سے انہیں کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ ادارہ الفضل سے یہ خبر بربنائے مغالطہ شائع ہوگئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے کسی معاند نے ذاتی غرض کے پیش نظر ان کی طرف منسوب کر کے یہ غلط خبر الفضل کو ارسال کی ہے۔ ہم اپنی غلطی کیلئے چودھری صاحب موصوف سے خلوص دل سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

عالمی جنگ کا کوئی خطرہ نہیں ہے

رنگون ۳ر نومبر۔ برما کی برسر اقتدار پارٹی کے سکرٹری جنرل اور پارلیمانی رکن او۔ جا ہنئیں کا بیان ہے۔ کہ ایک سال پہلے کی نسبت اب یورپ میں کشیدگی بہت کم ہے۔ اس لئے وہاں جنگ کا خطرہ بھی کم ہو چکا ہے۔ آپ ایک خاص اقتصادی فوجی مشن کی قیادت کرتے ہوئے یورپین ممالک کا دورہ کر کے واپس رنگون آئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے یورپی ممالک کو یقیناً خطرہ لاحق ہے۔ اور اسی لئے وہ مجبوراً میثاق شمالی بحر اوقیانوس کی تنظیم میں شامل ہوگئے ہیں۔ جہاں تک روسیوں کے عزائم کا تعلق ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جنگ کے خواہشمند نہیں ہیں۔ ان کے مشن کو مختلف ممالک کی مسلح افواج کا مطالعہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ مشن کے ارکان انگلستان فرانس اور یوگوسلاویہ کے علاوہ یورپ کے متعدد چھوٹے ملکوں کا دورہ بھی کیا۔

خفیہ گفت و شنید

لندن ۳ر نومبر۔ "سنڈے ڈسپیچ" کے سیاسی نامہ نگار نے ایک مقالے میں لکھا ہے۔ کہ کوریا کی مصالحت کی گفت و شنید میں پیدا شدہ تعطل ختم کرنے کے لئے پیکنگ میں چینی وزیر خارجہ اور ہندوستانی سفیر کے درمیان خفیہ گفت و شنید ہو رہی ہے۔